# فضیلتِ شب قدر

از: ناصر باقری بید ہندی

بے شک سال کی تمام راتوں سے شب قدر کی عظمت واہمیت زیادہ ہے۔ اس کی وجہ وہ تمام امور ہیں جو اس شب میں ظاہر ہوتے ہیں (یعنی اہمیت وعظمت دراصل ان مقدرات الٰہیہ کی ہے جو اس شب میں تحقق پذیر ہوتے ہیں) ورنہ زمانے کے اجزائے وجودی مساوی ہیں اور ان میں کوئی تفاوت نہیں اور نہ ایک دوسرے پر فوقیت ہے۔

## شب مغفرت

منہج الصادقین میں تفسیر سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے ذیل میں پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: ایسا شخص جو مومن ہو اور قیامت پر یقین رکھتا ہو اگر اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرے تو اس کے سارے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

## قلب ماہ رمضان

امام جعفر صادقؑ نے ایک روایت میں فرمایا: قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے مہینوں کی تعداد بارہ ۱۲ رکھی ہے۔ رمضان سارے مہینوں کا سردار ہے اور شب قدر قلب ماہ رمضان ہے۔۱

## ہزار مہینوں سے افضل

اسلام میں ہر چیز کو اسلامی معیار پر پرکھا جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت ابراہیمؑ کو ایک امت کہا گیا ہے۔۲ اور شب قدر کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے: "لیلۃ القدر خیرٌ من الف شہر" اس کے علاوہ صحیفۂ مبارکہ سجادیہ۲ میں ملتا ہے کہ رمضان کی ایک رات کی فضیلت ہزار مہینوں کی راتوں سے زیادہ ہے اسے لیلۃ القدر (شب قدر) کہتے ہیں.....

شب قدر کے ہزار مہینوں سے افضل ہونے کے بارے میں کئی تاویلیں کی گئی ہیں۔۳ لیکن اکثر مفسرین کے نظریہ کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ شب قدر کا نیک عمل ایسے ہزار مہینوں سے افضل ہے کہ جن میں شب قدر نہ ہو....... چنانچہ راوی امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ شب قدر کا ہزار مہینوں سے افضل ہونا کیسے ممکن ہے؟

امامؑ نے فرمایا کہ اس رات میں عمل خیر ایسے ہزار مہینوں کے عمل خیر سے بہتر ہے کہ جن میں شب قدر نہ ہو۔۴

اس مقام پر علمائے کرام کے بیان کردہ مزید وجوہ کی طرف اشارہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

الف: حضور ختمی مرتبتؐ کے پیروؤں کی ایک شب کی عبادت بنی امیہ کے ہزار مہینوں کی سلطنت (کہ اسّی سال سے کچھ زیادہ ہوتے ہیں) سے بہتر ہے۔۵

ب: پیغمبر اکرمؐ نے چار بہترین عابدوں حضرت یحییٰ، زکریا، حزقیلؑ اور یوشعؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: انہوں نے اسّی سال خدا کی عبادت کی اور ایک لحظہ بھی اس کی یاد سے غافل نہیں ہوئے۔ حاضرین نے تعجب کیا تو جبرئیلؑ سورۂ قدر لے کر نازل ہوئے۔۶

ج: ابوبکر وراق کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کی حکومت ہزار مہینے اور ذوالقرنین کی بادشاہت بھی ہزار مہینے قائم رہی جو شخص شب قدر کو عبادت میں بسر کرے ان دونوں حضرات کی سلطنت وبادشاہت سے بہتر ہے۔

د: ثعلبی کا کہنا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: بنی اسرائیل میں شمعون نامی ایک عابد رہتا تھا جو ہزار ماہ تک اسلحہ سے لیس رہا اور راہ خدا میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ نے عرض کی ہم اس کم عمری کے ساتھ اس سعادت کو نہیں حاصل کر سکتے! تو سورۂ قدر نازل ہوئی۔۷

ہ: یہ ہزار مہینوں سے افضل اس لئے ہے کہ گزشتہ امتیں ہزاروں ماہ زندہ رہیں مگر انہوں نے گمراہی اور تاریکی میں زندگی گزاری۔۸

# شب نزول قرآن

روایات کے مطابق قرآن مجید جو کہ پیغمبر خدا کا جاودانی معجزہ ہے، شب قدر میں روح کی شکل میں، لوح محفوظ سے آسمان، دنیا یا بیت المعمور یا قلب پیغمبرؐ پر نازل ہوا۔۹ جس کو اصطلاح میں یکبارگی یا اجمالی نزول کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ قرآن کا ایک نزول تدریجی اور تفصیلی ہے جس کا سلسلہ الفاظ کی شکل میں تیس سال تک جاری رہا۔ اسی وجہ سے اہل لغت نے کلمہ نزول اور تنزیل میں فرق پیدا کر دیا ہے۔ کچھ آیات میں لفظ انزال ہے یا اس کے مشتقات ہیں جیسے سورۂ بقرہ ۱۸۵ و حم و دخان اور انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، ان سے مراد نزول دفعی ہے اور جو آیات کلمہ تنزیل اور اس کے مشتقات کے ساتھ ہیں جیسے کہ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۰۷، اس میں نزول تدریجی مراد ہے۔

## سورہ قدر

قرآن کے ایک سورہ کا نام قدر رکھنا، اس شب کی اہمیت و فضیلت کی گواہی دیتا ہے۔

## مبارک رات

"انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ" ہم نے قرآن کو مبارک رات میں نازل کیا جو بذات خود منبع خیر و برکت ہے۔

حوالے:

۱- مجمع البیان۔

۲- چوالیسویں دعا۔

۳- مثلاً زمخشری کشاف میں کہتا ہے: شب قدر کی فضیلت کے اس درجہ بلند ہونے کی علت، ان دینی مصلحتوں کا وجود ہے جو کہ اس شب سے متعلق ہیں جیسے نزول ملائکہ اور تمام امور کی تفصیل حکمت کے ساتھ۔

۴- تفسیر نور الثقلین۔

۵- تفسیر روان جاوید — تفسیر قمی۔

۶، ۷- در منثور ج ۶، ص ۳۷۱

۸- تفسیر القاسمی۔ ج ۱۷، ص ۲۱۸

۹- تفسیر نور الثقلین۔ ج ۵، ص ۶۲۴ - اصول

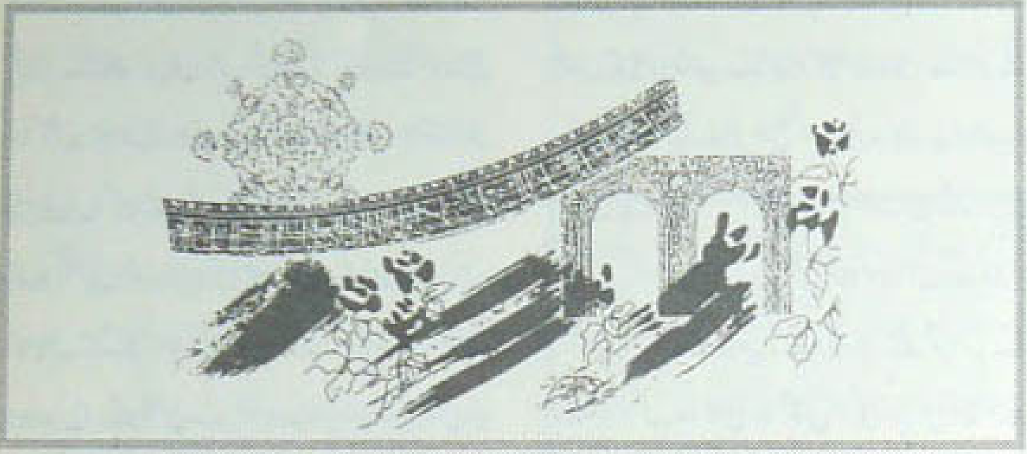

کافی ج ۲، ص ۶۲۸۔ امالی صدوق مجلس ۱۵ حدیث ۵ حدثنا احمد بن محمد بن یحییٰ العطار قال: حدثنا سعد بن عبد الله عن القاسم بن محمد الاصبها فی عن سلیمان بن داود المنقریٔ عن حفص بن غیاث قال: قلت للصادقؑ جعفر بن محمد اخبرنی عن قول الله "شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن" کیف انزل القرآن فی مدة شهر رمضان وانما انزل القرآن فی عشرین سنة اوله اخره. فقال: انزل القرآن جملة واحدة فی شهر رمضان الی البیت المعمور۔ ثم انزل من البیت المعمور فی مدة عشرین سنة۔

حفص بن غیاث کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ پروردگار عالم کے اس قول (شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن) کا کیا مطلب ہے؟ قرآن کس طرح ماہ رمضان میں نازل ہوا جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ قرآن اول سے آخر تک بیس سال میں نازل ہوا۔ فرمایا: پورا قرآن ایک دفعہ بیت المعمور پر نازل ہوا اور وہاں سے بتدریج بیس سال میں اتارا گیا۔

شیخ صدوق اپنے اعتقادات میں فرماتے ہیں:

"اعتقادنا، ان القرآن نزل فی شهر رمضان، فی لیلة القدر، جملة واحدة، الیٰ البیت المعمور ثم نزل من البیت المعمور فی مدة عشرین سنة...) ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ پورا قرآن ماہ رمضان میں شب قدر میں بیت معمور پر اتارا گیا اور وہاں سے بیس سال میں زمین پر اتارا گیا.....

اعتقادات صدوق ص۔ ۹۲

بیت المعمور کے بارے میں صحابہ اور تابعین کے درمیان اختلاف ہے۔

☆☆☆☆☆